

# ملک الموت اور حاضر ناظر

## تصنیف لطیف

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ، العالی

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الحمد لله العالی والصلوة والسلام علی حبیبہ النبی  
وعلی آلہ واصحابہ جمعین.

ہا بعد! حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاضر ناظر ہونا کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے ان لوگوں نے مشکل سمجھا ہے جنہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کو نہیں سمجھا ورنہ ظاہر ہے کہ ملک الموت حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اونی غلام میں سے ہیں ان کا حاضر ناظر ہونا اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ماننے والوں کی توحید میں شامل ہے لیکن جسے کسی سے ضد ہو جاتے اسے کتنا ہی دلائل دے جائیں اسے کبھی اقرار نصیب نہ ہو گا ورنہ جسے غلام کی قدر و منزلت کا اقرار ہے تو اسے لازماً اسکے آقا کی قدر و منزلت انکار نہیں ہونا چاہیے مثلاً حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور خادم تھے ان کی آن میں بڑی دور کی مسافت سے بہت بوجھل تخت لے آئے اور یہ قرآن کی سورۃ نمل میں تفصیل سے مذکور ہے اب کوئی بدبخت کہے کہ آصف بن برخیا کیسے ماننا تو عین اسلام ہے لیکن سلیمان علیہ السلام کیسے ماننا کفر ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں اس کی صراحت نہیں ہے کہ خیال میں ایسے منکر کا دماغ خراب ہے یا اسے سلیمان دشمنی کا مرض ہے ایسے ہی ہم پر اس شخص کو اس طرح کا فتویٰ سنانا اپنے لیے فخر محسوس کرتے ہیں جو ملک الموت کو تو حاضر ناظر ماننے لگیں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے لے شرک کا فتویٰ جڑوینا ہے حالانکہ ایک قاعدہ واضح ہے کہ اونی کے متعلق لوازمات ماننے پر اعلیٰ کا ماننا ضروری ہے اور قرآن و حدیث کا سمجھنا بھی عقلمندوں کا کام ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بھی عقلمندوں کو مخاطب فرمایا ہے۔ فاعتبروا یا اولئ الابصار

اویسی غفر لہ۔ بہاولپور ۲۵ شعبان ۱۳۹۱ھ



## مقدمہ

وہ کمالات جنہیں دیوبندی و ہابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کرام کے لیے شکر سمجھتے ہیں وہی کمالات ملائکہ کرام کے لیے ماننا عین اسلام ہے مثلاً متعدد صورتیں اور شکلیں اختیار کر کے بیک وقت متعدد مقامات پر موجود و حاضر ہونا اور سے دیکھنا باوجودیکہ درمیان میں ہزاروں بیٹھار جہاں ہوں بلکہ جملہ شرق و غرب کو صرف ایک فرشتہ محیط ہو بلکہ جملہ عالم کو مثل کف دست دیکھے دو روز و نوبت کی آوازیں سننا جملہ عالم میں بیک وقت جاری و ساری ہونا اور یہ صرف باتیں نہیں بلکہ حقیقت ہے اور پھر یہ عقائد اسلامیہ کا قاعدہ ہے کہ تمام ملائکہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء سے مرتبہ میں کم ہیں اور جملہ ملائکہ تمام انبیاء عظام سے چنانچہ شرح عقائد نسفی ص ۱۵ میں ہے کہ "رسول البشر افضل من رسل الملائکہ و رسل الملائکہ افضل من عامۃ البشر افضل من عامۃ الملائکہ" اور پھر یہ تمام ملائکہ اور انبیاء علیہ السلام ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بمنزلہ خدام کے ہیں اور آپ ان سب کے مرشد اور بمنزلہ شہنشاہ اعظم کے ہیں جیسا کہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور سرور عالم جملہ عالم یہاں تک انبیاء و رسل کرام اور ملائکہ عظام (علیٰ بنینا و علیہم السلام) کے بھی نبی اور امام ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ملائکہ کرام معصوم ہیں یعنی ہر صغیرہ کبیرہ گناہ سے پاک ہیں ایسے ہی انبیاء  
انبیاء علیہم السلام کو معصوم ماننا فرض ہے اس کے خلاف عقیدہ کفر و ضلالت و گمراہی  
ہے ہاں صحابہ کرام اہلبیت عظام اور اولیاء کرام سب کے سب محفوظ ہیں معصوم نہیں



اف) محفوظ کا مطلب ہے کہ ان سے گناہ صادر تو ممکن ہے لیکن صادر ہوتا نہیں اس لیے کہ وہ اللہ کی حفاظت میں ہیں اور معصوم سے گناہ کا صدور ہی ناممکن ہے۔  
انسان و جن کی طرح ملائکہ بھی اللہ کی مخلوق ہیں انہیں حقائق نے فرشتے کیا ہیں | نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

خلقت الملائكة من نور وخلق الجن من نار وخلق آدم مما وصف لكم۔  
(ترجمہ) فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی ٹو سے جس میں دھواں ملا ہوا تھا اور آدم اس چیز سے جو تمہیں بتائی گئی۔ یعنی سیاہ سفید سرخ سٹی سے |

ایک روایت میں ہے۔ ان الملائكة خلقت من نور اللہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کئے گئے۔ ان کی فطرت سر اسر طاعت خداوندی ہے خدا تعالیٰ نے جس ڈیوٹی پر انہیں لگایا ہے وہ اسے صحیح طور پر سر انجام دیتے ہیں۔

انہیں اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقت عطا فرماتی ہے کہ وہ حسب خواہش اپنی صورت و شکل تبدیل کر سکتے ہیں ان واحد میں مشرق و مغرب اور

شمال و جنوب پہنچ جاتے ہیں یہ آنکھوں سے نہ نظر آنے والی مخلوق ہے ان کو قدرت نے وہ طاقت عطا فرماتی ہے کہ حکم الہی اپنے ایک کی ضرب سے تمام کائنات کو

لہ رواہ ابوالشیخ رحمہ اللہ عن عمرہ رضی اللہ عنہ (الہدایۃ المبارک فی خلق الملائکہ) ملائکہ من نور اللہ فرشتوں کے لیے دہلانی دیوبندی برواایت کر جاتے ہیں لیکن اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم برواایت نہیں کرتے بلکہ اسے مشرک جیسے گندے فتوے جڑا دیں گے اس سے ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ان غریبوں کو اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ضد ہے ورنہ جس طرح فرشتے کے لیے نور من نور اللہ آیا ہے ایسے ہی حضور سرور عالم صلی



زیرِ ذر کر سکتے ہیں۔

جس طرح ایک مائل بالغ خداتے وعدہ پر ایمان لانے  
عقیدہ فرشتوں کے بارہ میں کا مکلف ہے اسی طرح فرشتوں پر ایمان لانا ضروری  
ہے فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے جب تک دوسرے خداتے کے وجود اور  
کتب سماوی اور رسل کرام تقدیر اور حشر و نشر کی طرح فرشتوں کے وجود کی تصدیق زبان  
اور دل سے نہ ہوگی ایمان قابض قبول نہ ہوگی۔ فریل میں چند ان ملائکہ کرام کا تعارف  
تعارف اور کارناموں کی تفصیل عرض کی جاتی ہے جو ہمارے موضوع حاضر و ناظر سے  
متعلق ہے۔

حاضر و ناظر کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ (معاذ اللہ حضور علیہ السلام  
حاضر و ناظر کا ہم مبارک ہر جگہ چل پھر رہا ہے یہ دھوکہ کے طور مخالفین ہم پر  
تہمت لگاتے ہیں بلکہ اس کا واضح مطلب وہی ہے جو فقیر نے مقدمہ کتاب حاضر و ناظر  
میں لکھا ہے کہ اللہ نے ان کو ایسی نفاست و لطافت بخشی ہے کہ ان کے لیے دورِ نزدیک  
برابر اور ان کو درمیانی جہات حامل نہیں ہوتے جیسے سورج یہاں (زمین) سے کروٹوں  
میل دور ہے لیکن ایسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ بالکل قریب ہے اور اس کی نورانیت  
کا یہ کمال ہے کہ بیک وقت تمام عالم کے ذرہ ذرہ میں موجود ہے اسے نہ پہاڑ  
حامل ہیں نہ مسافیتیں۔ اپنی بنیائی کو دیکھ لیجئے کہ عینک کا شیشہ اس کے آر پار  
آنے جانے کو حامل نہیں یہاں تک کہ بیک وقت آسمان سے زمین تک  
جگہ جگہ پر پھیلی ہوئی ہے یہی ملائکہ کا حال ہے کہ وہ انا فانا بیک وقت آسمان  
پر ہے بلکہ جو حدیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے بھی حدیث شریف میں آیا  
بلکہ جو حدیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے وارد ہے وہ اس حدیث سے  
ہزاروں درجہ زیادہ صحیح ہے تفصیل فقیر کی کتاب "نور و نشر کی تحقیق میں ہے۔"



سے زمین تک جگہ جگہ پھیلی ہوتی ہے یہی ملائکہ کا حال ہے کہ وہ آنا فنا تک وقت ہر جگہ موجود اور حاضر ناظر ہیں جیسے ملک الموت اور منکر و نیکر علیہم السلام وغیرہ ملائکہ کے حالات میں ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حدیث میں **طویل قد فرشتہ** ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ ملکالہ جناحان جناح اللہ کے ایک فرشتے کے دو پر ہیں ایک

مشرق میں دوسرا مغرب میں اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوق کی گنتی کے مطابق پر نہیں جب میری امت کا مرد یا عورت درود پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے حکم فرماتا ہے کہ عرش کے نیچے ولے نور کے دریا میں غوطہ لگا دے جب وہ وہیل سے نکلتا ہے تو اپنے پروں کو جھاڑتا ہے تو اس کے ہر پر سے جو قطرہ گرتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ فرشتے پیدا فرماتا ہے جو درود پڑھنے والے کے لیے قیامت تک وہی فرشتے بخشش لگتے رہیں گے۔

بالمشرق وجناح بالمغرب  
وراسہ تحت العرش ورجلاه  
تحت الارض السابغة وعليه  
بعد خلق الله تعالى ريش  
فاذا صلى رجل او امرأة من امتي  
حلى امر الله تعالى ان يغمس  
نفسه في بحر من نور تحت  
العرش فينغمس فيه ثم يخرج  
وينفض جناحيه فيقطر من  
كل ريشة قطرة فيخلق الله  
تعالى من كل قطرة ملكا يستغفر  
الي يوم القيمة

(الكفر المدفول ص ۱)

۱۱۱ جب اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتے کی یہ کیفیت ہے جو عالم دنیا میں حاضر **فوائد** و ناظر اور ہر ایک کے مال سے باخبر ہے تو پھر آقائے کونین صلی اللہ علیہ



دلہم کے لیے اشکال کیوں اور شرک کیا جب کہ آپ کی امت کا ایک خادم فرشتہ  
یہ طاقت رکھتا ہے تو اس کا اور سب کا بلکہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے آقا کہ  
یہ طاقت کیوں حاصل نہ ہو جب علمائے امت نے دلائل سے ثابت کیا کہ حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام علی الاطلاق جملہ عالم سے افضل ہیں اور یہ بھی متفق علیہ فیصلہ ہے  
ہے کہ انبیاء علیہم السلام جملہ ملائکہ سے افضل ہیں اور علم الکلام کا قاعدہ ہے کہ اولیاء کرام  
بانتہا و خواص ملائکہ باقی جملہ ملائکہ سے افضل ہیں۔

۱۲۱) درود پاک کی فضیلت کا کیا کہنا کہ صرف ایک دفعہ خلوص قلبی سے پڑھا جائے  
تو ان گنت ملائکہ پیدا ہو جائیں اور درود شریف پڑھنے والے کے لیے قیامت تک  
استغفار کرتے رہیں فقیر اور بس غفرلہ عرض کرتا ہے۔

مولای صلی وسلم دائماً علی جیبت خیر المخلوق کلمہم  
۱۳) قدر کی طوالت کے مطابق اس کے نیچے کی تمام اشیاء پر صاحب قامت حاضر  
بھی ہے ناظر بھی ہے۔

دلہا دیوبندی نبی پاک صلی اللہ علیہ کو اپنے جیسا بشر سمجھ کر اپنے اوپر قیاس  
کرنے کے مادی ہیں حالانکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو ارفع  
و اعلیٰ ہے ہم آپ کے خادم ملائکہ کو بھی اپنے اوپر قیاس نہیں کر سکتے اگرچہ وہ بشری صورت  
میں بھی ہوں اور نہ ہی ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عقل سے مانیں بلکہ ہم پر لازم  
ہے کہ ہم آپ کو عشق کو امام بنا کر مانیں اگر عقل سے ماننا ہی ہے تو فرشتے جو آپ  
کے ادنیٰ خادم سے ہیں ان کے لیے کسی کو تامل نہیں کہ وہ بیک وقت ہر جگہ ہر آن  
حاضر و ناظر ہیں مثلاً یہی ملک الموت جو ہر ذی روح پر ہر وقت ہر آن حاضر و ناظر ہیں  
بلکہ جس کی ہر ذی روح قبض کرنے والے کو جانتے پہچانتے اور ہر وقت اس کے پاس رہتے  
ہیں حالانکہ ان کا مسکن سدۃ المنہتی ہے وہ بیک وقت ادھر بھی ہیں ادھر بھی ہیں



جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خادم کے لیے ماننا میں توجید ہے تو پانے  
رسول علیہ السلام کے لیے اشکال کیوں۔

مشرق و مغرب فرشتے کے گھبرے میں | ایک فرشتے کی شکل و صورت حدیث  
میں وارد ہے۔

ابن بشکوال حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور باعث تخلیق  
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔  
من صلی علیّ تعظیماً لحقّی خالق  
اللہ عزّ وجلّ من ذلک القول  
ملکاً لک جنّاً بالمشرق و آخر  
بالمغرب یقول عزّ وجلّ لک  
صلی علیّ عبّدی کما صل  
علیّ نبیّ فهو یصلّی علیّ  
الی یوم القیامۃ

جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لیے درود  
بھیجے اللہ تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ  
پیدا کرتا ہے جس کا ایک پر مشرق اور  
دوسرا مغرب میں اللہ تعالیٰ اس سے  
فرماتا ہے کہ درود بھیج میرے بندت پر  
جیسے اس نے درود بھیجا میرے نبی (صلی اللہ  
علیہ وسلم) پر چنانچہ وہ فرشتہ قیامت تک  
اس پر درود بھیجتا رہتا ہے۔

(ف) اسی طرح غاتم المقتدین حضرت مولانا تقی علی خاں علیہ الرحمۃ (والد ماجد اعلیٰ حضرت)  
نے اپنی کتاب، الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح“ میں امام سخاوی سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

”منذ التعلیٰ کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا  
مغرب میں جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ پانی  
میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے۔ خدائے قدیر اس کے پروں سے پکنے والے  
ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے یہ تمام فرشتے درود پڑھنے والے کے



یہ قیامت تک استغفار کرتے ہیں۔

جس فرشتے کا طول و عرض مشرق و مغرب یعنی تمام دنیا کو گیرے ہوتے ہے

**فائدہ** وہ حاضر و ناظر ہوا یا نہ۔

(۲) جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کو ہے کہ ایک دفعہ پڑھنے پر ان گنت فرشتے پیدا فرما کر درود پڑھنے والے کے لیے تاقیامت استغفار کرتے رہیں۔

(۳) درود پڑھنے والے کو علم دیا جاتا ہے تو درود والے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دو بار پڑھنے والے کا علم کیوں نہ ہو۔

روایت ہے کہ جب حق تعالیٰ زمین کو ایک فرشتے نے اپنے کندھے پر بٹھا رکھا ہے | نے زمین کو پیہ اذریا تو وہ کشتی کی طرح ڈولنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو زمین کو ساکن اور برقرار رکھنے پر مامور فرمایا فرشتے نے زمین کے نیچے داخل ہو کر کرفہ زمین کو اپنے کندھوں پر اٹھایا اور اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ ایک جانب مشرق اور ایک جانب مغرب دراز کر کے زمین کے ساتوں طبقتوں کو جکڑ لیا۔ کرفہ زمین کو قابو کرنے کے بعد فرشتے کے پاؤں ڈھنگانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک بیل بھیجا جس نے اپنے سینگوں پر فرشتے کے پاؤں

لہ اور موہرب الدزیہ میں ”مردی ہے کہ کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الہی کرتے ہیں اللہ عزوجل ان کی تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے“ اور یہی شیخ اکبر حجۃ اللہ علیہ فتومات کے باب ۷۹ میں فرماتے ہیں کہ ”یک کلام اچھا کام فرشتہ بن کر آسمان کو بلند کرتا ہے ان کے نزدیک آیت قرآنی کا یہ مطلب ہے ایلہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یوفعه اور امام قرطبی تذکرہ میں علماء مشائخ سے نقل فرماتے ہیں کہ شخص سورہ بقرہ آل عمران پڑھتا ہے اللہ عزوجل اسکے ثواب سے فرشتے بناتے ہیں جو روز قیامت اس قاری کے لیے جبرائیل کے۔“



(اس پیل کے ۴۰ ہزار سینگ اور ۴۰ ہزار ٹانگیں ہیں) رکھنے چاہے مگر اس کے سینگ فرشتے کے قدموں تک نہ پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ نے ایک بے سبز رنگ کا یا قوت اس پیل کے سینگوں پر رکھ دیا۔ اسی یا قوت پر فرشتے کے پاؤں رکھے جوتے ہیں  
(الاراکم لیسوطی و حیوة الجوان)

۱۱۱۔ یہ فرشتہ اور اتنا طویل و عریض شکل و صورت کے باوجود یکہ ہمارے **فوائد** نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرید ہے یعنی آپ کا امتی ہے اس کی قوت اور طاقت بھی قابل دیدنی و شہینہ ہے لیکن فکر کا وہم نہ ہو کیونکہ یہ فرشتہ ہے اور فرشتوں وغیرہ کے لیے وہابی دیوبندی ماننے کو عین اسلام سمجھتے ہیں ہاں ان کو خطرہ ہے تو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہہیں توحید میں فرق نہ آجائے اس لیے کہ ان کی توحید کا معنی نہایت ہی کمزور اور ڈانواں ڈول ہے۔

۱۱۱۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام ہر ذی روح کی روح قبض کرنے **ملک الموت** پر مامور ہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم ثم لے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تمہیں موت کا فرشتہ موت دیتا ہے اس آیت میں ملک الموت سے مراد حضرت عزرائیل علیہ السلام اور وہ معین و شخص فرشتہ ہیں چنانچہ ابن کثیر زیر آیت ہذا لکھتا ہے۔ الظاهر من هذه الآية ان ملک الموت شخص معین من الملائکة یعنی اسی آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملک الموت ایک متعین فرشتہ ہے۔

(۲) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان ملک الموت ہو الرئیس وکل خطوة له من المشرق الى المغرب الخ  
(شوح الصدور ص ۱ مطبوع مصر)



ان کے لیے ساری زمین مثل ایک تھال کے ہے چنانچہ مروی ہے کہ عن مجاہد  
قال جعلت الارض لملك الموت مثل الطست يتناول من  
حيث شاء الخ رواه احمد في الزهد و ابو الشيخ في العظمة و  
ابو نعيم - شرح الصدور ص ۱۸ و طی الفرائغ ص ۶۸

(۳) حکم بن عتبہ سے ہے کہ "الذیابین یدعی ملک الموت بمنزلة  
الطست بین یدعی الرجل رواه ابو الشيخ شرح الصدور ص ۱۸  
(۴) یعقوب علیہ السلام نے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا ما من منفوسۃ  
الارایت قبض روحها" آپ ہر ذی روح کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں بتائے  
فکیف و عندی ہنا والافس فی اطراف الارض یہ کیسے  
ہو گا کہ آپ اس وقت تیرے ہاں ہیں اور نفوس عالم دنیا پر پھیلے ہوئے ہیں عزرائیل  
علیہ السلام نے جواب عرض کیا۔ ان اللہ مسخری الدنیا فہی كالطست  
یوضع قدام احدکم فیتنا بین فہا ماشاء کذاک  
الدنیا عندی رواه ابن ابی الدینا من طریق الحسن بن عمارہ  
عن الحكم" شرح الصدور ص ۱۹ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام دنیا ایک  
تھال کی مانند بنا دیا ہے۔ اور جیتے تمہارے کسی ایک سامنے رکھا ہو اور میں اسی کے  
جسے چاہتا ہوں لے لیتا ہوں۔

(۵) عن شہر بن حوشب قال ملک الموت جالس و الذنیا  
بین رکتیہ و اللوح الذی فیہ آجل بنی آدم بین یدیلہ  
ملائکة قیام و هو یرض اللوح لا یطرف فاذا اتی اجل عبدہ  
قال اقبضوا هذا اخرجہ ابن ابی الدینا و ابو الشیم  
و ابو نعیم (کتاب مذکور)



فرمایا ملک الموت بیٹھے ہوتے کو تمام دنیا صرف گھٹنوں تک اور وہ جس میں  
نبی آدم کے اجمال لکھے ہوتے ہیں وہ ان کے سامنے ہے اور ان کے پاس پیش کھڑے  
ہیں وہ لوح کو دیکھ کر جس کی روح قبض کرنی ہوتی ہے فرماتے ہیں اس کی روح  
قبض کر لو۔

(۶۱) عن ابن عباس انہ سئل عن نفسین اتفق موتہما  
فی طرفۃ عین واحد بالشرق و واحد بالمغرب کیف  
قدرة ملك الموت علیہما قال ما قدرة ملك الموت علی  
اهل المشارق المغارب والظلمات والهوی والبحور الا کسر  
جل بین یدیه مائدة مناول من ایہا شاء رواہ  
ابن ابی حاتم و ابوالشیخ (کتاب مذکور)

حضرت ابن عباس سے۔

(۶۱) و عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ملک  
الموت الذی یتوفی الانفس کلہا وقد سلط علی  
ما فی الارض کما سلط احدکم علی ما فی راحۃ الخ  
رواہ ابن جریر فی تفسیرہ عن الکلبی عن مجاہد (کتاب مذکور)  
وہ موت کا فرشتہ جو تمام نفوس کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے وہ جملہ رے  
زمین پر ایسے مسلط ہے جیسے تمہارا ایک اپنی ہاتھ کی پھیلے پر۔

(۸۱) عن ابی المثنی الحمصی قال ان الدنیا سہلہا وجیلہا  
بین فخذی ملک الموت الخ اخر جلد ابن ابی الدنیا  
و ابوالشیخ (۱۱۱۷) فرمایا دنیا کا ذرہ ذرہ (ریگستان، پہاڑ وغیرہ)  
کما۔۔۔ الموت کے دورانوں کے درمیان حقیر جیسا ہے۔



(۹) عن زهير بن محمد قال قيل يا رسول الله ملك الموت واحد و النرجفان يلتقيان من المشرق و المغرب و ما بين ذلك من السقط و الملك فقال ان الله حوى الدنيا لملك الموت حتى جعلها كالطست بين يدي احدكم فهل يفوته شئ رواه ابن الجحاح (ايضا)

عرض کی گئی یا رسول اللہ ملک الموت تو ایک ہے اور موت مشرق اور مغرب میں واقع ہو رہی ہے علاوہ ازیں درمیان میں کئی جنگیں اور ہلاکتیں ہوتی ہیں آپ نے فرمایا اللہ نے ملک الموت کے لیے دنیا سمیٹ کر رکھ دی ہے اس کے لیے تمام دنیا تھاں اٹھری کی مانند ہے تو تم بتاؤ تمہاری آگے طشتری ہو تمہارے سے اس کی کوئی شے فوت ہو سکتی ہے۔

(۱۰) عن زيد بن اسلم قال تبصص ملك الموت المنازل كل يوم مرات و لطلع في وجه ابن آدم كل يوم اطلاعة رواه ابو الشيخ في كتاب العظمة و ابن ابى الدنيا (شوح الصدور ص ۲۱) زيد بن اسلم نے فرمایا کہ ملک الموت ہر گھر میں روزانہ پانچ بار جھانکتا ہے اور ہر بنی آدم کو روزانہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہے۔

(۱۱) حدیث شریف میں ہے ما من بيت الا و ملك الموت يقف كل يوم على بابہ خمس مرات فاذا وجد الانسان قد نقد اكله و انقطع اجله التي عليه خمات الموت (الحج، ص ۱۳)



مختصر کوئی ایسا گھر نہیں جس کے دروازہ پر روزانہ پانچ بار آکھڑا ہوتا ہے جب انہیں معلوم ہو جاتا ہے اب اس شخص کا گھر سے کھانا ختم اور اس کا اجل مکمل ہو گیا تو اس پر موت طاری کر دیتا ہے۔

(۱۲۱) ملک الموت علیہ السلام حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں۔

ما من اهل بیت من بدرو ولا شعر فی برودکلا بحر الا وانا  
التصفحہم فی کل یوم خمس مرات حتی انی لا عرف بصغیر  
ہم وکبیرہم عنہم بالنفسم الخ (مختصر ص ۱۱)

کوئی گھر ایسا نہیں مٹی کا ہو بالوں سے تیار شدہ ہو (خیمہ وغیرہ) جنگل میں ہو یا دریا میں ہو روزانہ پانچ بار چکر لگاتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے گھر والوں کے ہر چھوٹے بڑے کو براہ راست جانتا ہوں۔

(۱۲۲) یزید بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کیا ملک الموت تمہارا قبض ارواح کرتے ہیں انہوں نے کہا والی امر قبض ارواح کے وہی ہیں اس پر ان کے اعوان ہیں سو اس کے ان کے رئیس ملک الموت ہی ہیں اور ہر قوم اس کا مشرق سے مغرب تک ہے۔ الخ رواہ ابوالشیخ ابن جان فی کتاب الغلطۃ (طی الفرائخ)

لطیفہ۔ وہابیوں و یونیدیوں کو جب ہم نے ملک الموت کے متعلق حاضر ناظر کی روایات دکھاتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں ان کے ایک چالاک ٹانے تو لکھ دیا کہ ملک الموت کو تو نص قطعی سے یہ قدرت حاصل ہے حضور علیہ السلام کے لیے تو کوئی قطعی ہے فلہذا ملک الموت کے لیے ماننا شرک نہیں حضور علیہ السلام کے لیے ماننا شرک ہے۔ (معاذ اللہ) برابرین قاطعہ دوسرے ایک اور نے چالاک دکھائی کہ ملک الموت ایسا نہیں اس کے ساتھ اور بہت سے فرشتے ہیں جو اس کی مدد



کرتے ہیں گویا اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر جگہ ملک الموت نہیں اس کے معاذین ہوتے ہیں ہم نے اس کے گلے میں یہ پھندا ناڈا لاکر وہ مرد و کار فرشتے ملکوں پر تقسیم شدہ نہیں بلکہ وہ بھی ان کی طرح ہر مردہ کی روح نکالنے میں ملک الموت کی مدد کرتے ہیں یہ ملک الموت کا اعزاز ہے اس معنی پر وہابیوں دیوبندیوں کے لیے "یک نہ شد بے شمار شد" ہو گیا کہ انکار کرنے لگے ایک ملک الموت کے حاضر و ناظر ہونے کا لیکن ثابت ہو گیا۔ بے شمار ملائکہ کا حاضر و ناظر ہونا۔

(۱۵) عن كعب قال ما من بيت فيه احد الا و ملك الموت على بابہ كل يوم سبع مرات ينظر هل فيه احدا مر به يتوفاه اخرجہ ابن ابی حاتم حضرت کعب نے فرمایا کہ کوئی ایک گھر ایسا نہیں جس کے دروازے ملک الموت سات بار تشریف نہ لائیں اس میں دیکھتے ہیں اس میں وہ تو نہیں جس کی موت کا انہیں حکم ہے۔

(۱۶) عن عطاء بن يسار قال ما من اهل بيت الا يتصفحهم ملك الموت في كل يوم خمس مرات هل منهم احد امر بقبضه (اخرجہ احمد في الزهد و سعيد بن منصور) حضرت عطاء بن یسار نے فرمایا کہ ہر گھر کو ملک الموت روزانہ پانچ بار ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ان میں وہ تو نہیں کہ جس کی وہ روح قبض کریں۔

(۱۷) عن مجاهد قال ما على ظهري الا وض من بيت شهر ولا الا و ملك الموت يطوف به كل يوم مرتين اخرجہ احمد في الزهد و ابو الشيخ (۱۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ زمین پر کوئی گھر نہیں وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا



ایگر، مگر ملک الموت اس کا روزانہ دوبارہ لگاتے ہیں۔

(۱۸) عن عبد الاعلی التیمی قال ما من اهل دار الاو ملک

الموت يتصفحهم فی اليوم مرتین اخرجہ ابن ابی شیبہ

وعبد اللہ بن الامام احمد فی ذرائع الزهد (ایضاً)

کوئی ایسا گھر نہیں جسے دن میں ملک الموت دوبارہ دیکھتا ہو۔

(۱۹) ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جو مشرق سے مغرب تک لبا ہے جب

کسی کی مدت حیات ختم ہوتی ہے تو وہ نیزہ کو اس کے سر پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں اب

تم موت کے لشکر کو دیکھو گے (شرح الصدر)

(۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ملک الموت کے پاس ایک نیزہ

ہے جس کا ایک کنارہ مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں ہے اس سے وہ رگ زندگی

کاٹتے ہیں۔ (رواہ ابن عساکر (شرح الصدر ص ۱۱۱))

(۲۰) ام عن ثابت البنانی قال اللیل والنهار اربع وعشرون

ساعتی لیس فیہا ساعۃ تأتي علی ذی روح الاو ملک

الموت قائم علیہ فان امن تصببھا والاذهب اخرجہ

ابو نعیم (کتاب مذکور ص ۲ مختصر تذکرۃ القرطبی ص ۲۳)

و فتاویٰ حدیثیہ ص ۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کہ شب و روز کی چوبیس گھنٹے ہیں، کسی ذی روح پر کون کونسی ایسی نہیں جس

میں ملک الموت اس ذی روح پر قائم نہ ہو اگر اس کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے

تو اس قبض کر لیتا ہے ورنہ پلا جاتا ہے۔

قرطبی رحمۃ اللہ مذکورہ روایت کے بعد فرماتے ہیں۔ و هذا عام فی

کل ذی روح۔ اور یہ تمام ذی ارواح کے لیے یکساں ہے۔



(۲۱) عن انس مرفوعاً إن ملك الموت لينظر في وجوه العباد في كل يوم سبعين نظرة فاذا ضحك العبد الذي بعث إليه يقول أعجبه بعثت إليه لا قبض روحه وهو يضحك (رواه أبو الفضل الطوني في كتاب عيون الأخبار بسنده من طريق إبراهيم وابن البخاري تازم بغداد من طريق ابن هديبه (شرح الصدور ص ۲۲) ومختصر التذكرة

(ص ۲۲)

ترجمہ ۱۔ ملک الموت بندوں کو روزانہ ستر بار دیکھتا ہے جب بندہ ہنستا ہے تو ملک الموت کہتا ہے تعجب ہے میں تیرے ہاں فرح قبض کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں لیکن یہ ہنستا ہے۔

(۲۲) ملک الموت زمین و آسمان کے درمیان ایک ریڑھی پر بیٹھے ہیں جب ان کے کارندے فرختے مردے کی رُوح گلے میں لاتے ہیں تو وہ ملک الموت کی ریڑھی کی طرف دیکھتا ہے اور ملک الموت اپنی ریڑھی پر سے اُسے دیکھتے ہیں اور یہ مردے کا آخری وقت ہوتا ہے۔ (شرح الصدور)

اس حدیث سے وہی ثابت ہو رہا ہے جو میں نے پہلے عرض کیا کہ **فائدہ** ملک الموت کے مردگار فرختے علوہ علوہ ملکوں میں نہیں پھیلے ہوئے بلکہ ہر مردہ پر وہی سب ملک الموت کی معاونت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

(۲۳) امام جلال الدین بن سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں۔

شہر بن جوشب کہتے ہیں کہ ملک الموت بیٹھا ہوا ہے اور تمام دنیا اس کے گھٹنوں کے سامنے ہے۔

اخرج ابن ابی الدنيا و ابو الشيخ و ابو نعیم عن شہر بن جوشب قال ملك الموت جالس و الدنيا بين ركبتيه۔



(۲۲) وعن ابن عباس  
انه سئل عن نفسين  
الفق موتهما في طرفتي عين  
واحد بالشرق و واحد  
بالمغرب كيف قدرة ملك  
الموت عليهما قال ما قدرة  
مالك الموت على اهل المشارق  
والمغارب والظلمات والهوى  
والبخورة كرجل بين يديه  
مائدة بتنادل منها ايما  
شكرا اخرج ابن ابي حاتم  
عن زهير بن محمد قال  
قيل يا رسول الله ملك الموت  
واحد و النجفات بلقيان  
من المشرق والمغرب  
وما بين ذلك من  
السطط و الهلاك فقال  
ان الله حري الدنيا  
ملك الموت حتى جعلنا  
كالطست بين يدي احدكم فهل

يفوتهم منها شئ (رواه ابن ابي حاتم و ابو الشيخ) (شرح الصدور ص ۱۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
سے پوچھا گیا کہ دو جاہیں ایک مشرق میں  
ایک مغرب ایک ہی وقت میں مرتی ہیں  
ملک الموت کس طرح قادر ہے ان پر فرمایا  
کہ ملک الموت کے لیے مشرق مغرب اندھیر  
ہوا اور سمندر ایلے ہی ہیں جیسے آدمی کے سامنے  
دستر خوان اس میں سے لیتا ہے جو چاہتا  
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے کہا گیا کہ ملک الموت ایک ہے  
اور مشرق و مغرب میں جنگ ہوتی ہے  
تو بشمار موتیں واقع ہوتی ہیں فرمایا کہ  
اللہ تعالیٰ نے دنیا کو سمیٹ کر ملک  
الموت کے لیے مانند طشتری کے  
کر دی ہے جو کہ ایک آدمی کے  
سامنے ہو۔ کیا اس میں کوئی چیز اس  
سے فوت ہوتی ہے۔



یہ ہی حال ابلیس لعین کا ہے کہ اپنی جگہ سے تمام دوتے زمین کے  
**ابلیس لعین** انسانوں کو دیکھتا ہے اور ہر ایک کے حال کے مطابق دوسرے ڈالتا  
ہے یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے کما قال الذولکے، "انہ یراکم ہو و قبیلہ  
بیشک وہ اور اس کا قبیلہ تم سب کو دیکھتا ہے۔"

کائنات میں ہدایت کا سرچشمہ صرف مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اگر اسی  
**نکتہ** کا ٹھیکہ ابلیس لعین ہے مفضل کو تو یہ قدرت ہے کہ اپنے مقام سے  
تمام دوتے زمین کے انسانوں کو دیکھے اور ہر ایک کے گمراہ کرنے کی کوشش کرے لیکن  
آپ کے نزدیک ہادی کل علیہ السلام کو اس کے مقابلہ میں یہ طاقت نہیں کہ اپنی امت  
کا ملاحظہ فرمادیں اور مفضل کے مقابلہ میں اپنے امتی کی حفاظت فرمادیں اس سے تو قدرت  
کے اعتبار سے ہادی پر مفضل کا غلبہ مفہوم ہے اور قرآن مجید فرماتا ہے۔ "ان حکزبک  
اللہ ہم الغالبون۔" (پہ المائدہ ۶۶ آیت ۵۶)

شیطان کے حاضر و ناظر ہونے پر تو نص قطعی  
**فضلاتے دیوبند کا فضول عقیدہ** موجود ہے لیکن نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
یہ کوئی نص ہے یعنی حضور علیہ السلام کے لئے تو کوئی نص (قرآن و حدیث) نہیں فلہذا  
انہیں حاضر و ناظر ماننا شرک ہے (معاذ اللہ) اور شیطان کے لئے نصوص ہیں اسی لئے  
شیطان کو حاضر ناظر ماننا عین اسلام ہے (معاذ اللہ)

یہ تقریر دیوبند کے قطب عالم گنگوہی اور مولوی خلیل احمد ٹیٹھوی کی براہین قاطعہ  
کی ہے مسلمان اس سے اندازہ لگائے کہ ان لوگوں کو حضور علیہ السلام سے اتنا بغض  
و عداوت کیوں۔

یاد رہے کہ براہین قاطعہ کی اسی عبادت کی وجہ سے بھی عرب و عجم کے علماء  
و مشائخ نے انہیں مترد اور خارج از اسلام کا فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے۔



حمام الخرمین اور انصوریہ (ہندسہ)

طبرانی نے کبیر میں اور ابو نعیم اور بطریق جعفر بن محمد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور آپ نے اس وقت ایک انصاری کے سر ہانے ملک الموت کو دیکھا تھا فرمایا کہ اے ملک الموت تم میرے صحابہ پر زنی کر لو کہ وہ مؤمن ہے۔ ملک الموت نے عرض کیا آپ خوش ہوں اور اپنی آنکھ ٹھنڈی نہیں اور جانیں کہ میں سر مؤمن کے ساتھ نرمی کرنے والا ہوں اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میں ابن آدم کی روح قبض کرتا ہوں پھر کوئی چلانے والا چلاتا ہے تو میں گھر میں کھڑا ہو جاتا ہوں اور روح میرے ساتھ ہوتی ہے پھر میں کہتا ہوں یہ چلانا کیسا ہے اللہ میں نے اس پر کوئی ظلم نہیں کیا اور نہ ہم نے اس کی اجل سے سبقت کی ہے اور نہ اس کی روح قبض کرنے میں ہمارا کوئی گناہ ہی ہے اگر تم اس امر پر راضی ہو گئے جو اللہ نے کیا ہے تو اس پر تم خواب پاؤ گے اور اگر ناراض ہو گئے تو گناہ کماؤ گے اور ہم کو تمہارے پاس لوٹنے کے بعد لوٹنا ہے پس بچو اور نہیں کوئی بالوں کے گھر والا اور نہ کوئی مٹی لہ پتھر کے گھر والا نہ نیک نہ بد نہ نرم زمین میں نہ پہاڑ میں مگر میں اس کی جستجو کرتا ہوں ہر دن اور ہر رات میں یہاں تک کہ میں پہچانتا ہوں اور ان کے لیے چھوٹے بڑے کو۔ الخ (طی الفرائض ص ۴۱)

حضرت عزرائیل علیہ السلام کا ہر گھر میں ہر وقت ہونا اور ہر ایک چھوٹے **فائدہ** بڑے کو پہچاننا ان کا کمال ہے اگر یہی کمال اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مانا جائے تو اہل ایمان کے ایمان میں تازگی ہو لیکن منافق کا دل نہیں ملنے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے "فی قلوب ہم مرض" ان کے دل میں لا علاج بیماری ہے۔

(۲۱) جب اس کے گھر والے اس کی موت پر روتے ہیں تو ملک الموت دروازے



کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں میرا کوئی گناہ نہیں مجھے تو اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ واللہ میں نے نہ تو اس کا رزق کھایا نہ اس کی عمر گھٹائی، نہ اس کی مدت عمر سے کچھ حصہ کم کیا میں تمہارے گھروں میں بار بار آتا ہوں گا۔ یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑوں گا حضرت حسنؑ نے فرمایا اگر میت کے گھر والے ملک الموت کا کھڑا ہونا دیکھ لیں اور ان کا کلام سن لیں تو اپنی میت سے غافل ہو جائیں اور اپنے لوہے پر روئیں۔ (ابن ابی الدنیا ابوالشیخ)

**فائدہ** ملک الموت ہر وقت ہر آن ہر ذی روح کے ساتھ ہونے کے علاوہ خصوصیت سے روح نکالتے وقت اور روح نکالنے کے بعد موجود ہونا ایک حقیقت ہے لیکن ہم جیوں کو اس کا علم نہ ہونا یا انہیں محسوس نہ کرنا ہماری کمی ہے ورنہ اللہ والوں کو وہ نہ صرف محسوس ہوتے ہیں بلکہ وہ ان سے گفتگو بھی کرتے ہیں۔

**حکایت** مروزی نے جناز میں سلیم بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ سلیمان اپنے دوست کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے ان کا دوست حالت نزع میں تھا آپ نے حضرت ملک الموت کو کہا کہ اس کے ساتھ نرمی کرو یہ مومن ہے ملک الموت نے فرمایا کہ میں ہر مومن سے نرمی کرتا ہوں۔ (طی الفرائخ ص ۵۷)

**فائدہ** جس طرح ہر ولی کامل ملک الموت کو دیکھتے اور ان سے گفتگو کرتا ہے لیکن ہم عوام سے وہ ادبھل ہیں ایسے ہی سمجھ لیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت ہر آن اللہ والوں کو نظر آتے ہیں اور انہیں ہمکلامی کا شرف بھی بخشے ہیں اسی لیے قیصر اہل اسلام سے گزارش کرتا ہے کہ ملائکہ بالخصوص ملک الموت کے ماننے والے اگر نبی علیہ السلام کو نہیں مانتے تو ان کی بد قسمتی ہے تم ان کی صحبت میں آ کر کہیں مارے نہ جاؤ لہذا ان سے بچ کر رہو۔



احادیث میں ہے کہ دو زبانوں میں ملک الموت ہر  
ملک الموت آمنے سامنے | انسان کو نظر آتے تھے چنانچہ حضرت ابو نعیم نے اعمش سے  
روایت کی تو مجب پر ذی روح سے گفتگو فرماتے ہوں گے ان کے لیے وہ حاضر بھی ہیں ناظر  
بھی حالانکہ وہ ایک ہیں لیکن اربوں کھربوں جگہ بے شمار ارواح کو بیک وقت قبض  
کرتے ہیں۔ تو ان کے لیے کسی بھی موت کی شرک کے لیے رگ نہیں پھٹتی اور نبی علیہ  
السلام کے لیے نہ صرف رگ پھٹ جاتی ہے بلکہ آسمان سر پر اٹھایا جاتا ہے۔

حضرت ابوالشعراء جابر  
ملک الموت کی میت کی موت سے پہلے گفتگو | بن زید رضی اللہ عنہ روایت

کرتے ہیں کہ ملک الموت بغیر دکھ درد کے روح قبض کیا کرتے تھے لوگوں نے ان کو  
بڑا بھلا کہنا شروع کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے  
بیماریوں کو مقرر کر دیا لوگ موت کو بیماری کی طرف منسوب کر لے لگے اور ملک الموت  
کو بھول گئے۔ (مروزی ابن ابی الدینا، ابوالشیخ)

چند مخصوص بندوں کو چھوڑ کر باقی سب ہی بیماری کی طرف منسوب کرنے  
فائدہ | لگے اعمش روایت کرتے ہیں کہ ملک الموت پہلے لوگوں کے سامنے ظاہر  
ہوتے اور کہتے کہ تو اپنی حاجت پوری کر لے میں تیری روح قبض کرنا چاہتا ہوں  
اس پر ان کی شکایت کی گئی اللہ تعالیٰ نے بیماریوں کو پیدا کیا اور موت کو خفیہ  
کر دیا۔ (ابو نعیم)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ملک الموت  
دلائل آمنے سامنے کے | حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے  
تھپڑ مار دیا جس سے ملک الموت کی ایک آنکھ پھوٹ گئی ملک الموت نے بارگاہ  
الہی میں شکایت کی الہی تیرے بندے موسیٰ نے میری آنکھ پھوڑ دی۔ الخ



(احمد - بزار - حاکم)

یہ حدیث شریف بخاری شریف اور مشکوٰۃ شریف باب المناقب (کتاب الفتن) **فائدہ** میں موجود ہے اس کی تفصیل فقیر ایسی غنزلہ نے بشریہ لتعلیم الامتہ میں عرض کر دی ہے۔ یہاں آننا عرض کرنا ہے کہ ملک الموت ہر صاحب روح کے پاس آمنے سامنے آتے جو ہر ایک کو نظر آتے اور مرنے والے سے گفتگو فرماتے تو اب سے مسئلہ واضح ہوا کہ وہ ملک الموت جو سر پا نور علی ہے لیکن اب بشری لباس میں ہے اور وہ بھی صرف ایک کے پاس اسی شکل و صورت (بشری) میں ہر طرح نکلنے والی کے پاس یہی دلیل حضور مقرر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی ہم بیان کرتے ہیں کہ خواب میں خوش قسمت انسان حضور علیہ السلام زیارت کرتا ہے اور نہ صرف ایک ہر آن ہر گزائی میں پیشتر خوش بختوں کو زیارت ہو رہی ہے اور وہی خوش قسمت جو خواب میں دیکھ رہا ہے اللہ والے اسی کیفیت کو بیداری میں دیکھ رہے ہیں جیسے حضور غوث و اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی ہستی رحمہ اللہ کے متعلق مشہور ہے (تفصیل مسئلہ فقیر کی تصنیف تحفۃ الصلحاء فی روایۃ البنی فی الیقظہ والسرمدیاء میں دیکھتے۔

(۲) **ملک الموت اور سلیمان علیہ السلام** حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک

ہمنشین آپ کے پاس بیٹھا ملک الموت اسے بار بار دیکھتے جبت ملک الموت باہر چلے گئے تو ہمنشین نے سلیمان علیہ السلام سے عرض کی یہ کون تھا آپ کے فرمایا یہی ملک الموت تھا۔ اس نے عرض کی مجھے ان سے ڈر لگتا تھا اسی لیے مجھے آپ ہند میں پہنچا دیں آپ نے ہوا کو حکم فرمایا تو انہیں ان کی آن میں ملک ہند پہنچا دیا تھوڑی دیر کے بعد سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اسے دریا کہا کہ میرے ہمنشین



کو آپ نے کیوں ڈرا یا عرض کی کہ مجھے حکم ہوا تھا کہ اس کی روح ہندوستان میں قبض کرنا اور ابھی لیکن آپ کے پاس بیٹھا تھا میں نے سوچا کہ میں تو ہندوستان پہنچوں میں پہنچا ہی تھا کہ اسے بھی ہوا اڑا کر لے گئی تو میں اس کی روح قبض کر کے آ گیا ہوں۔

(طی النزاع ص ۶)

یہ تھا ملک الموت جو آئے سامنے اس وقت بھی تھا اب بھی ہے لیکن ہم **فاتہ** انہیں دیکھ سکتے تو ہماری کمی ہے اسی طرح سمجھتے کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سامنے ماضی و حاضر اور موجود ہیں لیکن ہمارا نہ دیکھنا ہماری کمی ہے جیسے ملک الموت کو اب بھی دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں تو ایسے ہی خوش قسمت لوگوں کی اب بھی ہر وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضوری نصیب فرمائے۔ (آئینہ)

ہنا آخر ما رقمہ الفتاویٰ  
ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ ۲۵ شعبان  
۱۳۹۱ھ

بہاول پور۔ پاکستان